خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 15- مئی 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 110 | بدھ 26 ذوالحجہ - 1416ھ 15 ہجرت 1375 ہش 15 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے ذریعہ دنیا کی کُل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں

غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوزوگداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پاکر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیعت العلم کی کنجی دعا ہی ہے۔ اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا میں داخل ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہیں کیا کہ تم حیلہ کرو۔ اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے لیکن یاد رکھو کہ موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کے وقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے۔ بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ (-) خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنے والا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے۔ کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ (-) کے علاج بتا دیتا ہے۔ یہ اس کا فضل ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 53)

ہمدردی کے بغیر انسان انسان نہیں رہ سکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس مرض کا احساس ہو۔ اسی کا علاج ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی مریض علاج کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک مرض وہ ہوتا ہے۔ جس کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جو آہستہ آہستہ اپنے پاؤں جماتا ہے۔ مثلاً دق اور سل یہ دونوں مرض نہایت آہستگی سے آتے ہیں۔ انسان کو عام طور پر پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور وہ مسلول یا مدقوق ہو جاتا ہے۔ اور انہی امراض سے بہت زیادہ موتیں ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے جو مرض شدت سے حملہ کرتے ہیں۔ ان میں ایسی ہلاکت نہیں ہوتی۔ طاعون سے جو لوگ ڈرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں شدت سے حملہ کرتی ہے جس سے اکٹھے کئی لوگ مرتے ہیں لیکن مرض سل یا دق کا حملہ ایک جگہ پر نہیں۔ ایک وقت میں نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تمام ملک پر پھیلتی۔ اور آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی ہیں۔ اس لئے ان سے اس طرح لوگ خائف نہیں ہوتے۔ جس طرح طاعون وغیرہ سے یک لخت آدمیوں کے مرنے سے۔ ورنہ امراض کے واقفوں نے تحقیق کی ہے کہ جس قدر اموات سل اور دق سے دنیا میں ہوتی ہیں۔ اور کسی مرض سے نہیں ہوتیں اسی طرح اخلاق کی خرابی کا مرض بھی سل اور دق کا سا ہے۔ جو آہستہ آہستہ آتا ہے۔ میں نے اس کے متعلق بارہا توجہ دلائی ہے۔ مگر اس کی طرف تا حال کافی توجہ نہیں کی گئی اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مرض خفیہ طور پر آہستہ آہستہ آتا ہے دق وغیرہ اس طرح ہوتی ہے کہ صبح و شام ذرا کسل ہونا شروع ہوا یا سر درد ہو گیا۔ اس کو معمولی بات سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جس وقت جسم پر غلبہ پا لیتی ہے۔ یہی حال اخلاقی خرابیوں کا ہوتا ہے۔ بچوں میں بداخلاقی اس وقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جس وقت کہ ماں باپ اس کے سامنے کوئی بداخلاقی کی بات کرتے ہیں۔ یا جب بچہ کوئی بداخلاقی کرتا ہے۔ تو وہ ہنس دیتے ہیں۔ اور جب بچوں میں جھوٹ وغیرہ کی عادتیں راسخ ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو روکنا شروع کرتے ہیں۔

بڑا نقص جو ہمارے ایشیائیوں میں ہے۔ وہ ہمدردی کی کمی ہے۔ کسی کے دکھ کو دیکھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں کیا۔ اور یہ عام مرض

باقی صفحہ 7 پر

ولادت

○ محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب ایڈیشنل سے تحریر فرماتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز اطہر ملک اور مبشرہ ملک کو واشنگٹن میں مورخہ 4- اپریل 1996ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی۔ نومولودہ کا نام "ماہا طاہرہ" تجویز ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ دونوں بیٹیوں کو نیک اور خوش قسمت اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے عزیزہ میری اور ملک سیف الرحمٰن صاحب کی پوتی اور محترم سید ناصر شاہ صاحب اور طاہرہ شاہ صاحبہ آف کراچی کی نواسی ہے نیز ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کی پڑنواسی ہے۔

نکاح

○ مکرم انتصار احمد صاحب نذر مربی سلسلہ دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ خالدہ ارشاد صاحبہ بنت مکرم ملک ارشاد الحق صاحب گلشن اقبال کراچی مورخہ 10- مئی 1996ء بروز جمعہ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بمقام احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ مکرم انتصار احمد صاحب نذر مکرم چوہدری نذر احمد صاحب قانونگو کے صاحبزادے ہیں جبکہ مکرمہ خالدہ ارشاد صاحبہ مکرم ملک فضل حق صاحب آف کراچی کی پوتی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید ناصر احمد صاحب ناصر کلاتھ ہاؤس ریلوے روڈ ربوہ کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سید محمد سلیمان شاہ صاحب مورخہ 96-5-7 بوجہ برین ہیمبرج بعمر 76 سال لاہور میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اسی روز بعد عشاء بیت مہدی گولبازار میں جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی بعد تدفین مکرم مولوی جلال الدین قمر صاحب نے دعا کرائی۔ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لاعلاج نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- ہجرت 1375 ہش   15 - مئی 1996ء

نیکیوں کے لئے چاق و چوبند

اس میں کیا شک ہے کہ مکر فریب کسل اور سستی سے کبھی حقیقی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ مکر اور فریب سے لوگ عارضی کامیابیاں تو حاصل کرتے ہیں لیکن بسا اوقات وہ کامیابیاں الٹ کر ان کی ناکامیوں کا باعث بن جاتی ہیں اور جہاں تک کسل اور سستی کا تعلق ہے اس تیز رفتار دنیا میں جو شخص آہستہ روی سے کام لیتا ہے وہ ساتھ نہیں چل سکتا۔ پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے شخص کو کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں کہا جا سکتا جب تک انسان اتنی ہی تیز رفتاری سے کام نہ لے جتنی تیز رفتاری سے دنیا آگے بڑھ رہی ہے۔ تو اسے اس دنیا کے ساتھ ساتھ چلنے کا اعزاز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور پیچھے رہ جانے والے ہی کو ناکام کہا جاتا ہے۔ یہ بات نہ صرف دنیاوی امور میں پوری اترتی ہے بلکہ روحانی امور میں بھی اسی کا سکہ چلتا ہے۔ روحانی امور میں تو مکر و فریب کسی طرح کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ روحانی امور کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔ خدا تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا جسے ہم ریا کہتے ہیں وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ بہت کچھ کر رہا ہے لیکن ریا کی وجہ سے وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو خلوص اور نیک نیتی پسند ہے۔ نہ کہ مکر اور فریب اور پھر انسان مکر و فریب کامیابی کے ساتھ اپنے دل سے بھی نہیں کر سکتا۔ آخر اس کا اندرونہ یہ تو جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اوروں سے مکر اور فریب تو لوگ کر ہی لیتے ہیں لیکن اپنے دل سے مکر و فریب نہیں کیا جا سکتا۔ کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح روحانی امور میں کسل اور سستی بھی کام نہیں آ سکتی۔ روحانی امور میں تو انسان اپنی زندگی کو اور بھی چاق و چوبند کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف اس کی نگاہ ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے سب کام ہوتا ہے۔ اور ان کاموں کے لئے اسے دنیاوی کام چھوڑنے بھی پڑتے ہیں اور وہ کسل اور سستی سے پرے ہٹتا ہوا ان سے نجات پاتا ہوا خدا تعالیٰ کی طرف چلتا ہے۔ یہ اس کی روحانی زندگی ہے۔ پس روحانی زندگی میں کسل اور سستی کام نہیں آتے کہا جاتا ہے کہ جہاں تک نیکی کا تعلق ہے۔ اس کے لئے فرشتے دل میں ایک لہر پیدا کرتے ہیں اور اگر اس لہر سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اور اسی وقت اس پر عمل نہ کر لیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ فرشتوں کا پھر اس طرف کبھی گزر ہی نہ ہو۔ پھر وہ کبھی اس نیکی کی طرف مائل کرنے کا باعث نہ بنیں۔ یہ بات بھی کسل اور سستی کے خلاف ہے۔ اگر کسل اور سستی سے کام لے گا تو انسان فرشتوں کی اس لہر کو گزر جانے دے گا وہ کسی اور وقت کا انتظار کرے گا اور پھر وہ وقت بھی نہیں آئے گا۔ جب اسے اس نیکی کے کرنے کی توفیق مل جائے۔ نیکیوں کے لئے اسے چاق و چوبند رہنا پڑتا ہے۔ جونہی کسی نیکی کا خیال آئے اس پر عمل کرنا ہی اس کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ پس روحانی دنیا میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کسل اور سستی ایسی باتیں ہیں جو کام نہیں آتیں۔ نہ صرف کام نہیں آتیں بلکہ بنی بنائی بات بگاڑ دیتی ہیں۔ انسان کو پیچھے کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ یا نیچے گرا دیتی ہیں۔ نہ آگے بڑھنے دیتی ہیں نہ بلندی پر چڑھنے دیتی ہیں۔

ہم جن کا احمدیہ جماعت سے تعلق ہے انہیں یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہئے کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے ہی بہتر انسان بن سکتے ہیں۔ دنیاوی امور میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے اور روحانی امور میں بھی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ دنیاوی امور میں کامیاب ہونا بھی ہمارے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ یہ دنیا خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے پیدا کی ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور روحانی امور میں بھی تبدیلی پیدا کر کے ہمیں اپنے اصل مقصد کو پا لینے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم خدا سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔ خدا تعالیٰ کو اپنی زندگیوں میں جلوہ گر دیکھیں۔ اور جس خدا کو ہم اپنی زندگیوں میں جلوہ گر دیکھیں اسی کو دوسروں تک پہنچائیں۔ دوسروں کو اس کے آستانے پر لائیں۔ اس کا ایک نام دعوت الی اللہ بھی ہے۔ پس پہلے ہم خدا کو اپنی زندگی میں لائیں۔ پھر ہم اس خدا کو دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ اور ان کی زندگی میں بھی اسی خدا کو داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کو سمجھنے اور ان پر پوری طرح توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

جسم ڈرتا ہے ڈرے روح ہے میری تیار
ذرہ ذرہ ہے مرا عشقِ خدا میں سرشار
مارتا ہے کوئی مجھ کو نہ بچاتا ہے کوئی
گود میں ہوں میں خدا کی یہ ہے میرا ہتھیار

ابو الاقبال

O

ہر وقت آنسو ہر وقت آہیں
ہم اپنے دل سے کیونکر نباہیں

کیوں کوستے ہیں اِک دوسرے کو
ہیں دونوں مجرم، دل اور نگاہیں

گُم گشتگی کا ڈر ہی کہاں ہے
اِک تیری منزل، سو تیری راہیں

تُو انتہا ہے ہر آرزو کی
پھر کیوں تجھی سے تجھ کو نہ چاہیں

ٹھہرا ہوا ہے چرخِ کُہن، یا
بدلی ہوئی ہیں ان کی نگاہیں

برباد ہونے کے سَو طریقے
بچنے کو درکار تیری پناہیں

نسیم سیفی

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت، ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسین و جمیل یادیں

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) امام جماعت الثالث کے متعلق آپ کی حرم محترم حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر کہتی ہیں۔

آپ کمرے میں ڈاک دیکھ رہے ہوتے تو میں پاس بیٹھ جاتی اور کئی بار ایسا کرتی کہ آپ جو فائل دیکھ چکے ہوتے اسے اس کے لفافے میں ڈالتی جاتی اور نئی فائل نکال کر آپ کے لئے تیار رکھتی۔ آپ بھی اپنا کام کرتے رہتے اور میری دلچسپی کا سامان بھی رہتا۔ ایک روز آپ ڈاک دیکھ رہے تھے کسی بچی کا نام رکھنے کی درخواست تھی۔ مجھ سے فرمایا۔ اس کا نام تم تجویز کردو۔ میں نے قانتہ کہا۔ آپ نے وہی تحریر کر دیا۔ ایک روز ڈاک دیکھتے ہوئے ایک بچی کا نام آپ نے لکھا غالباً فاخرہ تھا۔ میں نے غور سے پوری عبارت پڑھی تو پیدا ہونے والی بچی کی بڑی بہن کا بھی وہی نام لکھا ہوا تھا۔ میں نے کہا آپ نے اس کی بہن کا نام ہی دوبارہ رکھ دیا پھر آپ نے وہ نام تبدیل کر دیا۔

اپنا کام پورے انہماک سے کرتے اور کام کے دوران مجھے بات کرنے سے منع کیا ہوا تھا۔ کئی مرتبہ مجھ سے فرمایا۔ جب میں کام کر رہا ہوتا ہوں تو تم مجھے بالکل یاد نہیں آتیں میں یہ بات سن کر کچھ نہ کہتی۔ ایک روز مجھ سے یہی بات کہہ کر فرمایا لیکن جب کلرک میرے سامنے سے ایک فائل اٹھا کر دوسری فائل رکھتا ہے تو اس دوران جو وقفہ ہوتا ہے اس میں تمہیں یاد کر لیتا ہوں۔

جامعہ کے دو طالب علموں نے (غالباً غیر ملکی تھے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس جا رہے تھے) اپنے دو جا (عبادت) حضرت صاحب کو بغرض دعا دئے۔ آپ انہیں کمرے میں لائے اور مجھ سے فرمایا کہ انہیں بچھا دینا۔ اور فرمایا تم بھی ان پر دو نفل پڑھ کر دعا کر دینا۔ حضرت صاحب کا مجھے دعا کے لئے کہنا عجیب لگا۔ لیکن میں خاموش رہی اور ان کی ہر بات پر عمل کیا۔ آپ نے ان دونوں جا (عبادتوں) پر عبادت فرمائی۔ میں نے انہیں اوپر نیچے بچھانے کی بجائے اس طرح بچھایا کہ ان کا کچھ حصہ درمیان میں Over Lap کر رہا تھا۔ اور باقی حصہ علیحدہ تھا۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ظاہراً بھی حضرت صاحب کا وجود مبارک دونوں جا عبادتوں پر آجائے۔ میرا اپنا خیال تھا۔ ویسے حضرت صاحب نے بھی میرے اس طرح بچھانے پر کچھ نہ فرمایا۔

آپ نے ہمیشہ مسکرانے کا سبق دیا اور اپنی ساری عمر حتیٰ کہ زندگی کے آخری لمحات بھی مسکراتے ہوئے گزارے۔ آخری علالت میں سارا وقت خود بھی مسکراتے رہے اور دوسروں کو بھی مسکرانے کا درس دیتے رہے۔ ایک روز میں پاس بیٹھی بازو دبا رہی تھی میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں سمجھی تھی کہ آپ سو رہے ہیں۔ اتنے میں آپ نے آنکھیں کھولیں۔ میری طرف دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمانے لگے۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں۔ میری طرف دیکھو میں کیسے مسکرا رہا ہوں۔ اگر تم روئی تو باہر جو بیٹھے ہیں انہیں کون تسلی دے گا۔ تین چار مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ اس بیماری کے شروع دنوں میں مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحہ میری وفات ہو سکتی ہے۔ لیکن میں مسکراتا رہا۔"

اتنا عظیم حوصلہ تھا۔ اتنی زبردست قوت برداشت تھی کہ باوجود اس کے کہ طبی طور پر ان کی علالت کی شدت کو جانتی تھی۔ میں بھی یہ دھوکا کھا جاتی تھی کہ جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہیں۔ باہر سے جو ڈاکٹر تشریف لائے انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں نے ایسا عظیم حوصلے والا انسان نہیں دیکھا۔ بیماری کی حالت میں بھی انہیں یہ پسند نہ تھا کہ وہ افسردہ چہرہ کے ساتھ دوسروں سے ملیں۔ چنانچہ جب بھی ڈاکٹرز نے انہیں دیکھنے کے لئے آنا ہوتا تو ان کے آنے سے پہلے آپ بال درست کرواتے اور خوشبو وغیرہ لگواتے۔ اور پھر انتہائی بشاشت اور حوصلہ کے ساتھ ان سے باتیں فرماتے۔ ہم اگر ذرا سا بھی بیمار پڑ جائیں تو یہی محسوس کرتے ہیں جیسے ساری دنیا سے زیادہ ہم ہی تکلیف میں ہیں۔ لیکن حضرت صاحب میں یہ بات نہ تھی۔ آپ کو اپنی شدید بیماری میں بھی دوسروں کا زیادہ خیال رہتا۔ اس بیماری کے دوران بھی آپ بار بار گھر والوں سے میرے متعلق فرماتے کہ ان کے کھانے کا خیال رکھو۔ اور یہ کہ یہ رات بھر جاگتی ہیں اس لئے دن کے وقت انہیں سلا دو۔ اتنا زیادہ خیال فرماتے کہ میں اکثر شرمندہ ہو جاتی۔ اور پھر آخری دوپہر کو کھانے کے وقت مجھ سے فرمانے لگے کہ تمہیں نیند کی دوائی دے کر اگلے چوبیس گھنٹوں کے لئے سلا دینا چاہئے اور اس سے تقریباً بارہ گھنٹے بعد آپ کی وفات ہو گئی۔

اس مرد آہن نے اپنی ذات کو جماعت کے مفاد کے لئے بالکل پس پشت ڈال دیا تھا۔ اپنا ہر غم بھول کر ہمیشہ افراد جماعت کا حوصلہ اور ہمت بندھائی۔ مصائب میں خود مسکرا کر انہیں مسکرانا سکھا دیا۔ فرماتے تھے۔ جب حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی وفات ہوئی۔ اس وقت افراد جماعت کی کمر صدمے سے ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس وقت میں نے انہیں دلاسہ دینا تھا۔ چنانچہ میں ایک ایک احمدی کا خط خود اپنے ہاتھ سے کھولتا۔ پڑھتا۔ اور پھر اسے تسلی کا جواب دیتا۔

پھر 1974ء کا صبر آزما دور آیا۔ افراد جماعت اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے اپنے مال و اسباب لٹا کر تہی دست ہو کر یہاں پہنچے اور آپ اپنے سب غموں کو دل میں چھپا کر مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ انہیں ملتے۔ اور ان کے چہروں پر بھی مسکراہٹیں۔ بکھیر دیتے۔ سوچتی ہوں وہ تو کسی دوسرے انسان کا معمولی سا دکھ بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ وہ کیسے اپنی پیاری جماعت کو پہنچانے والے اس عظیم دکھ کو برداشت کرتے ہوں گے۔ ایک دفعہ میں کسی معمولی سی بات پر رو پڑی۔ جب آپ نے میری آنکھوں میں آنسو دیکھے تو شدید کرب آپ کے چہرے پر آگیا اور فرمانے لگے۔

میں نے تمہیں دکھ دیا۔ میں بہت برا انسان ہوں۔"

آپ کے چہرے کا کرب دیکھ کر اور آپ کی بات سن کر میں گھبرا گئی اور پھر آپ کا دکھ میری برداشت سے باہر ہونے لگا۔ آج بھی سوچتی ہوں تو تکلیف ہوتی ہے۔

پھر حضرت نواب منصورہ بیگم صاحبہ کی وفات پر جس عظیم حوصلے اور برداشت کا آپ نے ثبوت دیا وہ ایک عام انسان کے بس کی بات نہ تھی۔ اس وقت جماعت دو طرح سے دکھ محسوس کر رہی تھی۔ ایک تو ان کی وفات کا اور دوسرا اس بات پر ہر احمدی کا دل تڑپ رہا تھا کہ ہمارے محبوب امام اس وقت تکلیف میں ہیں۔ لیکن جب آپ اسی روز جمعہ پڑھانے کے بعد بیت میں تشریف لائے اور کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے خطبہ ارشاد فرمایا تو ٹوٹے ہوئے دلوں کو سہارا مل گیا۔ اور خدا کی رضا پر راضی ہونے کا حوصلہ میں نے جب اس بات کا ذکر آپ سے کیا تو آپ فرمانے لگے۔ کہ ہاں اگر میں اس وقت جماعت کو سہارا نہ دیتا تو اور کون دیتا۔ انہوں نے جماعت کی ہمت بڑھانے کے لئے اپنے دکھ کو بھلا دیا اور جماعت نے بھی اپنے امام سے ایسا پیار کیا جس کی مثال آج کی دنیا میں تو نہیں ملتی....... برطانیہ کے ڈاکٹر ماہر امراض قلب ڈاکٹر جینکنس جو حضرت صاحب کے علاج کے لئے لندن سے تشریف لائے تھے۔ واپسی پر مرزا فرید احمد صاحب سے فرمایا:-

"میں نے اتنے Concerned لوگ کبھی نہیں دیکھے۔ جب میں ان کو (حضرت صاحب کو) دیکھ کر نکلتا تھا۔ تو جماعت کے لوگوں کی آنکھوں میں میرے لئے بہت پیار ہوتا تھا۔ صرف اس لئے نا کہ میں ان کے امام کا علاج کر رہا ہوں۔

ایک اچھی بات

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعائی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔

تعارف کتب

مولانا عبد الباسط شاہد

چشمۂ توحید

چشمۂ توحید حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کی ایک مختصر تصنیف ہے۔ اس کی تمہید میں آپ مذہب کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"عام طور پر سوال کیا جاتا ہے کہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ سو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب کے لغوی معنی راستہ کے ہیں۔ جس کے ذریعہ انسان اپنی منزل مقصود پر پہنچتا ہے اور عقل بھی اس ضرورت کو تسلیم کرتی ہے کہ انسان کو اپنی منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ اختیار کرنا چاہئے اور اصطلاحی معنوں کے لحاظ سے مذہب اس طریق کار کو کہتے ہیں جو خدا نے خود اپنے بندوں کے لئے الہام کے ذریعہ مقرر فرمایا ہو اور جس کو اختیار کرکے انسان فلاح دارین حاصل کر سکے۔"

اس امر کی اپنے مخصوص انداز میں تشریح و وضاحت کے بعد "مذہب و عقل کے سوال پر لکھتے ہیں "اگر کہا جائے کہ مذہب سے انسان کی عقل ناکارہ ہو جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ناکارہ وہ چیز ہوتی ہے جو استعمال میں نہ لائی جائے لیکن (کلام الٰہی) بار بار اس امر کی تلقین فرماتا ہے کہ عقل سے کام لو اپنی حالت پر غور کرو۔ کائنات عالم کی تخلیق میں تدبر کرتے رہو پس (اللہ تعالیٰ) کا حکم ماننے کے نتیجہ میں تو عقل ناکارہ نہیں ہو سکتی البتہ اس کے حکم سے روگردانی کی وجہ سے عقل کے ناکارہ ہو جانے کا احتمال ضرور ہے۔"

اس اعتراض کے جواب میں کہ مذہب دنیا میں جنگوں اور فساد کا باعث بنتا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"رہا یہ امر کہ مذہب فتنہ و فساد کا موجب ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں کبھی فتنہ و فساد رونما نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مذہب کی الہامی کتاب فتنہ و فساد

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ تاریخ احمدیت

حضرت حافظ جمال احمد صاحب

سابق مربی ماریشس

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ممتاز رفقاء میں سے تھے جو عنفوان شباب سے حضرت صاحب کے دامن سے وابستہ ہوئے اور مئی 1908ء میں بمقام لاہور حضرت صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے چنانچہ فرماتے ہیں:-

"میرے والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں بذریعہ خط بیعت کی تھی اور میں اس وقت قریباً پندرہ سولہ برس کا تھا جبکہ حضرت بانی سلسلہ آخری ایام میں لاہور میں قیام فرما تھے لاہور میں آیا اور مجھے آپ کی زیارت نصیب ہوئی اور میری آمد سے پندرہ سولہ روز بعد حضرت صاحب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

حضرت حافظ صاحب کو رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ آپ اکیس برس تک ماریشس میں دعوت الی اللہ میں سرگرم عمل رہے۔ آپ 27- جولائی 1928ء کو قادیان سے ماریشس پہنچے اور 27- فتح 1328 ہش دسمبر 1949ء کو ماریشس ہی میں انتقال فرما گئے اور سینٹ پیری میں سپرد خاک کئے گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 30- دسمبر 1949ء کو جو خطبہ دیا اس میں آپ کی وفات کو نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ

"حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب وہ ماریشس بھیجے گئے تو اس وقت جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی اتنی کمزور کہ ہم کسی (مربی) کی آمدو رفت کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں۔ اس پر حافظ صاحب (-) نے خود اپنے آپ کو پیش کیا یا کسی اور دوست نے تحریر کیا کہ حافظ جمال احمد صاحب کو وہاں بھیج دیا جائے۔ چونکہ پہلے وہاں صوفی غلام محمد صاحب (مربی) تھے اور وہ حافظ تھے اس لئے احباب جماعت نے وہاں ایک حافظ کے جانے کو ہی پسند کیا۔ گو صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے تھے اور ان کی عربی کی لیاقت بھی بہت زیادہ تھی اور حافظ جمال احمد صاحب غالباً مولوی فاضل نہیں تھے ہاں عربی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی اور (کلام الٰہی) حفظ کیا ہوا تھا لیکن بہرحال انہیں صوفی صاحب کی جگہ (مربی) بنا کر ماریشس بھیج دیا گیا۔

حافظ صاحب کی شادی مولوی فتح الدین صاحب کی لڑکی کے ساتھ ہوئی جنہوں نے شروع شروع میں پنجابی میں کامن لکھے اور جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے سے پہلے کے تعلق رکھنے والے دوستوں میں سے تھے۔ ان کے سسرال کے حالات کچھ ایسے تھے کہ ان کے بعد ان کے بیوی بچوں کا انتظام مشکل تھا اس لئے انہوں نے مجھے تحریک کی کہ انہیں بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے۔ چونکہ اس وقت سلسلہ کی مالی حالت اتنی کمزور تھی کہ پیسے پیسے کا خرچ بوجھل معلوم ہوتا تھا اور ادھر حافظ صاحب کی حالت ایسی تھی کہ انہیں اپنے بیوی بچے اپنے پیچھے رکھنے مشکل تھے۔ میں نے کہا کہ میں آپ کی بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ مگر اس شرط پر کہ آپ کو ساری عمر کے لئے وہاں رہنا ہوگا۔ اس وقت کے حالات کے ماتحت انہوں نے یہ بات مان لی اور سلسلہ اور ان کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ایک لمبے عرصے کے بعد جب ان کے لڑکے جوان ہوئے اور لڑکی بھی جوان ہوئی انہوں نے مجھے تحریک کی کہ میرے بچے جوان ہو گئے ہیں اس لئے ان کی شادی کا سوال درپیش ہے آپ مجھے واپس آنے کی اجازت دیں تا بچوں کی شادی کا انتظام کر سکوں لیکن میری طبیعت پر چونکہ یہ اثر تھا کہ وہ یہ عہد کر کے وہاں گئے تھے کہ ہمیشہ وہیں رہیں گے اس لئے میں نے انہیں لکھا کہ آپ کو اپنے عہد کے مطابق عمل کرنا چاہئے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اپنا عہد یاد ہے لیکن میری لڑکی جوان ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مجھے واپس آنے کی ضرورت پیش آئی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں یہیں رہوں تو میں اپنی درخواست واپس لے لیتا ہوں بعد میں محکمہ کی طرف سے بھی کئی دفعہ تحریک کی گئی کہ انہیں واپس بلا لیا جائے لیکن میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ انہوں نے عہد کیا ہوا ہے اور اس عہد کے مطابق انہیں وہیں کا ہو رہنا چاہئے۔ ابھی کوئی دو ماہ ہوئے میں نے سمجھا کہ چونکہ اب حالات بدل چکے ہیں اور اب نیا مرکز بنا ہے اس لئے ان کو بھی نئے مرکز سے فائدہ اٹھانے کا موقع دینا چاہئے میں نے انہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی اور محکمہ نے انہیں واپس بلوا بھیجا لیکن خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ جب تک ان کی اپنی خواہش واپس آنے کی تھی وہ زندہ رہے۔ چونکہ وہ آخری اختیار رکھنے والے نہیں تھے اس لئے اپنی خواہش کے مطابق وہ واپس نہیں آسکتے تھے لیکن جب میں نے اجازت دے دی تو خدا تعالیٰ نے کہا اب ہم اپنا اختیار استعمال کرتے ہیں اور انہیں وہیں وفات دے دی۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے واقعات اپنے اندر ایک نشان رکھتے ہیں۔ ایک شخص عہد کرتا ہے اور سالہا سال تک اس پر پابند رہتا ہے اس کے بعد وہ اسے توڑتا نہیں مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے واپس آنے کی اجازت مانگتا ہے لیکن میں اصرار کے ساتھ ان کی درخواستیں رد کرتا چلا جاتا ہوں اور وہ چپ کر جاتا ہے۔ پھر محکمہ بھی اس کے بلانے پر اصرار کرتا ہے لیکن میں اسے واپس بلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بھی نہیں کہ حافظ صاحب کوئی بڑی عمر کے تھے۔ شاید وہ مجھ سے چھوٹے تھے۔ انہوں نے جب خود واپس آنا چاہا تو میں نے ان کی درخواستیں رد کر دیں۔ جب محکمہ نے ان کے واپس بلانے پر اصرار کیا تب میں نے اصرار کیا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ لڑکوں کے متعلق انہوں نے اصرار کیا کہ ان کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے تو میں نے کہا اچھا انہیں یہاں بھیج دو چنانچہ ان کا ایک لڑکا لاہور پڑھتا ہے اور سلسلہ کی طرف سے اسے امداد دی جاتی ہے لیکن قادیان سے نکلنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ انہوں نے نیا ماحول تو دیکھا نہیں اس لئے انہیں واپس بلا لیا جائے اور اس نئے ماحول سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے میں نے انہیں واپس آنے کی اجازت دی۔ لیکن جب اس حکم پر عمل کرنے کا وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے انہیں واپس بلا لیا تا وہ اپنے عہد کو پورا کرنے والے بنیں" (-)

اسی تسلسل میں فرمایا:-

"ہماری جماعت میں بھی خدا تعالیٰ نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حافظ جمال احمد صاحب بھی انہی میں سے تھے جن کے متعلق (-) فرمایا (-) وہ یہاں سے عہد کر کے گئے تھے کہ وہ وہیں کے ہو رہیں گے۔ جب ہم نے چاہا کہ وہ آجائیں تو خدا تعالیٰ نے کہا نہیں میں ان کا عہد پورا کروں گا۔ ماریشس ایک ایسا ملک ہے جہاں بہت ابتداء سے ہمارے مربی جا رہے ہیں۔ میری (امامت) کے دوسرے یا تیسرے سال سے وہاں (مربی) جا رہے ہیں۔ ایسے پرانے ملک کا بھی یہ حق تھا کہ وہ کسی (رفیق) یا تابعی کی قبر اپنے اندر رکھتا ہو۔ ہم شرک نہیں کرتے ہم قبروں پر سے مٹیاں لینے والے نہیں ہم قبروں پر پھول چڑھانے والے نہیں (-) دنیا میں جو لوگ اچھے کام کر جاتے ہیں ان کی قبروں پر جانا اور ان کے لئے دعائیں کرنا ہی ان کے لئے پھول ہیں گلاب کے پھول ان کے کام نہیں آتے عقیدت کے پھول ان کے کام آتے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں ان کے مزاروں پر دعا کرنا بسا اوقات بہت بڑی برکتوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ ان سے مانگنا جائز نہیں ہاں ان کی قربانی یاد دلا کر خدا تعالیٰ سے مانگنا چاہئے جیسے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قحط پڑا تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم آپ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا مانگا کرتے تھے اب وہ تو ہمارے پاس نہیں ہیں ان کے چچا عباسؓ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اس قحط کو دور فرما۔ جیسے لوگ کہتے ہیں بچوں کا صدقہ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی اس کے پیاروں کا واسطہ دے کر مانگنا جائز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماریشس اس بات کا مستحق تھا کہ اس میں کسی (رفیق) یا کسی ایسے (-) کی، جس کا زمانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قریب پہنچتا ہو، قبر ہو تا وہ اس کے مزار پر خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں"

"میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی۔ انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہئے۔ سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں"

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 90 تا 94)

ایک مرد بلند شان

اب دیکھو کہ اس مرد کی کیسی بلند شان ہے۔ جس نے تھوڑے سے عرصہ میں ہزاروں انسانوں کی اصلاح کی اور فساد سے صلاحیت کی طرف منتقل کیا۔ یہاں تک کہ ان کا کفر پاش پاش ہو گیا۔ اور صدق اور راستی کے تمام اجزاء بہیئت اجتماعی ان کے وجود میں جمع ہو گئے۔ اور ان کے دلوں میں پرہیزگاری کے نور چمک اٹھے۔ اور ان کے پیشانی کے نقشوں میں محبت مولا کے بھید ایک چمکیلی صورت میں نمودار ہو گئے اور ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بلند ہو گئیں اور وہ دعوت اسلام کے لئے ممالک شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے۔ اور ملت محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلاد جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف انہوں نے سفر کیا۔ اور ان کی عقلیں علوم الٰہیہ میں منور ہوئیں اور ان کے قوائے فکریہ اسرار ربانیہ کے سمجھنے کے لئے باریک ہو گئیں۔ اور نیک باتیں ان کو بالطبع پیاری لگنے لگیں اور رشد اور سعادت کے خیموں میں وہ اتارے گئے۔ بعد اس کے جو بتوں پر پرستش کے لئے سرنگوں تھے اور انہوں نے اپنی کوششوں اور تگ ودو میں کوئی دقیقہ اسلام کے لئے اٹھا نہ رکھا۔ یہاں تک کہ دین کو فارس اور چین اور روم اور شام تک پہنچا دیا۔ اور جہاں جہاں کفر نے اپنا بازو پھیلا رکھا تھا۔ اور شرک نے اپنی تلوار کھینچ رکھی تھی۔ وہیں پہنچے۔ انہوں نے موت کے سامنے منہ نہ پھیرا۔ اور ایک بالشت بھی پیچھے نہ ہٹے۔ اگرچہ کاردوں سے ٹکڑے کئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب- ماجد کریم بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

سلطان جابر کے روبرو حق گوئی کا جہاد

مدیر محترم! سلام مسنون! لاہور ان دنوں اللہ والے حق گوؤں کا تعاون کر رہا ہے جن کی بے باک گفتاری نے بڑے بڑے کجکلاہوں کے طنطنے نیوڑھا دیئے جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر صرف حق بات ہی کہنے پر مصر رہے- حتیٰ کہ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی- میں بھی آج اس قافلہ جرأت مندان کی ایک جھلک پیش کر رہا ہوں- امید ہے کہ زیب صفحات "لاہور" ہوگی

(نیاز نشان ماجد کریم فیڈرل بی ایریا کراچی)

ابو مسلم خولانی ایک روز حضرت امیر معاویہؓ تقریر کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے اور ابھی تقریر ان الفاظ سے شروع کی ہی تھی کہ

"اے لوگ سنو! اور اطاعت کرو"

کہ یہ سنتے ہی ابو مسلم خولانی کھڑے ہوئے اور کہا- اے معاویہؓ ہم نہ آپ کی بات سنیں گے' نہ آپ کی اطاعت کریں گے- امیر معاویہؓ نے دریافت کیا "اے ابو مسلم! آخر اس کی کوئی وجہ!" ابو مسلم نے کہا- "اس لئے کہ آپ نے "عطایا" بند کر دی ہیں جس کے آپ مجاز نہیں- کیونکہ وہ آپ کی یا آپ کے باپ کی کمائی سے جاری نہیں کئے گئے-

"واضح رہے ان دنوں حکومت سے ملنے والے وظائف کو "عطایا" کہا جاتا تھا"

حضرت امیر معاویہ سن کر غصے میں آگئے- مگر جلد ہی منبر سے اتر کر اور لوگوں سے یہ کہہ کر کہ "میں ابھی آیا" باہر چلے گئے اور جلد ہی نہا دھو کر واپس آگئے اور کہا:

"ابو مسلم کی بات سن کر مجھے غصہ آگیا تھا- مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ غصہ شیطان کی انگیخت سے پیدا ہوتا ہے اور شیطان کی تخلیق آگ سے کی گئی ہے- اور آگ کو صرف پانی ہی بجھا سکتا ہے- پس جب کسی کو غصہ آئے تو وہ نہا لے- چنانچہ میں نے گھر جا کر غسل کیا"-

ابو مسلم نے بالکل صحیح کہا ہے کہ عطایا میری یا میرے باپ کی کمائی سے جاری نہیں ہیں- پس آج سے تمام لوگ اپنے اپنے عطایا حسب سابق وصول کریں-

ابراہیم بنام ہشام ابراہیم بن عیلو زہد و تقویٰ اپنی دیانت و امانت کے باعث عوام وخواص کے دلوں میں ممتاز مقام کے مالک تھے- خلیفہ ہشام عبدالملک نے انہیں طلب کر کے "وزارت خراج مصر" کا عہدہ پیش کیا- حضرت ابراہیم نے یہ عہدہ اس عذر پر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں- ہشام یہ سن کر طیش میں آگیا اور کہا کہ

"عہدہ قبول کر لو ورنہ سخت صعوبتوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"-

ابراہیم جواب میں خاموش رہے- جب کچھ دیر بعد ہشام کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو کہا "حق تعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ہم نے اپنی امانت زمین و آسمان کے سپرد کرنا چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا" تو جب ان کے انکار پر "احکم الحاکمین" ناخوش نہیں ہوئے تو آپ مجھ پر خفا کیوں ہوتے ہیں" خلیفہ ہشام یہ سن کر لاجواب ہو گیا-

سالم اور ہشام ایک بار حج کے موقع پر خلیفہ بن عبدالملک نے حضرت عمر فاروقؓ کے پوتے حضرت سالم کو دیکھا تو قریب جا کر عرض کیا:-

"حضرت مجھے کسی خدمت کی تعمیل کا شرف مرحمت فرمایئے"

فرمایا "اللہ کے گھر میں اس کے سوا کسی اور سے مانگنا سوئے ادب اور شرم کی بات ہے" جب دونوں کعبہ کی عمارت سے باہر نکل آئے' تو خلیفہ نے پھر کہا- "حضرت اب تو اللہ گھر سے باہر ہیں اب ہی کچھ طلب فرمایئے"

حضرت سالم!- میں آپ سے کیا طلب کروں' دنیا یا دین"

ہشام نے کہا- دنیا جو میرے بس میں ہے حضرت سالم دنیا تو میں نے کبھی اپنے مالک حقیقی سے بھی طلب نہیں کی' پھر آپ سے جو اس کے حقیقی مالک بھی نہیں ہیں کیسے مانگوں؟ اور ہشام لاجواب ہو کر ایک طرف ہٹ گیا!

اعمش اور ہشام روایت ہے- ایک بار اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک نے حضرت سلیمان بن مہران اعمش کو لکھا کہ- حضرت عثمان کے محاسن اور حضرت علیؓ کے معائب جمع کر کے بھیجیں- حضرت اعمش اس خط کو پی گئے- جب ہشام کی طرف سے جواب کے لئے اصرار ہوا تو آپ نے تحریر فرمایا:

"اے ہشام! اگر حضرت عثمانؓ میں دنیا بھر کی اچھائیاں موجود ہوں تو تمہاری ذات کو اس سے فائدہ نہیں پہنچ سکتا- اگر حضرت علیؓ میں دنیا بھر کی برائیاں ہوں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا- پس وہ کام جو حق تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں صرف وہی تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں"-

ابو حازم اور سلیمان خلیفہ سلیمان بن عبدالمالک اموی نے وقت کے مشہور عالم دین ابو حازم کو مدعو کیا اور یوں گویا ہوا!

سلیمان "ہماری موت کو ناپسند کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ابو حازم اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ تم لوگوں نے اس زندگی کو آباد کر کے آخرت کو ویرانہ بنا دیا ہے- اور اب تمہیں آبادی سے ویرانے کی طرف جاتے ہوئے خوف آتا ہے-

سلیمان بجا ہے لیکن اب اللہ کی طرف کیسے متوجہ ہوا جائے-

ابو حازم نیکو کار کی مثال ایسی ہے' جیسے وہ اپنے اہل و عیال سے دور رہا- اور پھر لوٹ آیا لیکن وہ جس کی زندگی سئیات میں کٹی وہ اس بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہوتا ہے جسے پکڑ کر اپنے آقا کے سامنے پیش کیا جائے- خلیفہ یہ سن کر زار و قطار رونے لگا اور بولا-

کاش ہمارا بھی اپنے رب کے ہاں کوئی مقام ہوتا-

ابو حازم اے خلیفہ! اگر اپنے آپ کو کتاب اللہ کے ترازو پر رکھ کر دیکھیں تو آپ کو اپنا مقام اور حیثیت خود بخود معلوم ہو جائے گی-

سلیمان یہ مقام قرآن کریم کی کس آیت کریمہ میں واضح ہے؟

ابو حازم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- "بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور گنہگار جہنم میں"

سلیمان مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کہاں ہے؟

ابو حازم محسنین کے قریب ہے-

سلیمان اے ابو حازم! اب میرے لئے دعا فرمائیں-

ابو حازم "اے پرودگار! اگر سلیمان عبدالملک تیرا دوست ہے تو اس کو بھلائی کی توفیق عطا فرما- اگر تیرا دشمن ہے تو اس کو پیشانی سے پکڑ کر بھلائی کی طرف لے جا-" یہ کہہ کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے- خلیفہ کے پیش کردہ تمام عطیات وہیں ڈھیر کر دیئے اور فرمایا-

"جب تک علماء اپنے علم کو امراء سے بچاتے رہیں گے امراء ان سے ڈرتے رہیں گے"

سعید بن جبر وقت کے محدث سعید بن جبر کی حق گوئی سے چڑ کر گورنر مکہ خالد بن عبداللہ قشری نے گرفتار کر کے "حجاج بن یوسف" کے پاس کوفہ بھجوا دیا- جس نے ایک طویل بحث و مباحثہ کے بعد پوچھا-

حجاج میرے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟

سعید اپنے بارے میں تم خوب جانتے ہو-

حجاج پھر بھی آپ کی کیا رائے ہے؟

سعید میں تو فقط یہ جانتا ہوں کہ کتاب اللہ کی نافرمانی تمہارا دستور زندگی بن چکا ہے- ہیبت اور دبدبہ قائم رکھنے کے لئے تم اپنے نفس کے اشاروں پر چلتے ہو' اور یہ بات تمہیں تباہ کر کے رکھ دے گی-

حجاج اے سعید! تم پر افسوس ہے

سعید افسوس اس پر جو جنت سے محروم کر کے دوزخ میں ڈال دیا گیا-

حجاج کے حکم سے (اس پر) ان کے سامنے زر و جواہر کا انبار لگا دیا گیا-

سعید اے حجاج اگر تم نے یہ زر جواہر اس لئے جمع کئے ہیں کہ انہیں فدیہ میں دے کر روز قیامت کے خوف سے چھٹکارا پا سکو تو اچھی بات ہے- وگرنہ یاد رکھ وہ اس قدر وحشتناک دن ہو گا کہ دودھ پلانے والی اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے گی- ہر اس چیز کا دامن خیر سے خالی ہے جو دنیا کی خاطر جمع کی گئی ہو- الاوہ حلال اور پاکیزہ ہو-

حجاج نے عود اور بانسری بجانے کا حکم دیا- اور پوچھا:-

حجاج کیا تم نے کبھی تفریح کا سامان دیکھا ہے؟

سعید نہیں نغمہ ماتم ہے- بانسری کی اس پھونک نے وہ دن یاد دلا دیا جب صور پھونکا جائے گا- عود ایک درخت سے کاٹی ہوئی لکڑی ہی تو ہے جو شاید ناحق کاٹی گئی ہو- اور اس کے تار ان بکریوں کے پٹھوں سے بنائے گئے ہیں جو ان کے ساتھ قیامت کے دن اٹھائی جائیں گی-

حجاج میں تمہیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح آج تک کسی کو قتل نہ کیا ہو- اور نہ آئندہ کروں گا-

سعید تم میری دنیا بگاڑو گے میں تمہاری آخرت برباد کر دوں گا-

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین کے خلاف اقتصادی پابندیاں

امریکہ اور چین کے تعلقات میں تناؤ گویا اب خبروں کا معمول ہو گیا ہے۔ کسی نہ کسی بہانے چین کی امریکہ سے محاذ آرائی کی صورت حال پیدا ہوتی رہتی ہے۔ کبھی امریکہ کو چین میں جمہوریت نہ ہونے پر تشویش ہو جاتی ہے اور کبھی اس کے پاکستان کے ساتھ ایٹمی تعلقات کا مسئلہ کھٹکنے لگتا ہے۔

لیکن امریکہ کے ساتھ چین کا جو ایک تنازعہ خاصی دیر سے چلا آرہا ہے وہ کاپی رائٹ کے بارے میں ہے۔ چین پر کمپیوٹر کے میدان میں کاپی رائٹ کی مسلسل خلاف ورزی کرنے کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ آج کی دنیا میں کمپیوٹر جس تیزی سے روزمرہ کی ضرورت بنتا جارہا ہے اسی تیزی سے کمپیوٹر کے پروگراموں کی چوریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس کو روکنے کے لئے کمپیوٹر کے سافٹ ویئر کا کاپی رائٹ طے کیا گیا ہے اور اکثر ممالک نے اس بارے میں عالمی معاہدے کئے ہیں۔ جن کی وہ پابندی کر رہے ہیں۔ لیکن چین اس معاملے میں عالمی قوانین کا ساتھ دینے کا روادار نہیں ہے۔ اس معاملے پر امریکہ اور چین کے درمیان کئی دفعہ بات چیت کے ادوار بھی ہوئے ہیں۔ مگر معاملہ طے نہیں ہو سکا۔ امریکہ نے چین کو کئی بار دھمکی دی ہے کہ وہ اس کے خلاف اقتصادی پابندی عائد کرا دے گا۔ لیکن چین نے اس دھمکی کا جواب دھمکی سے دیا ہے۔

تازہ خبر یہ ہے کہ امریکہ کے صدر کلنٹن کے نئے چین مخالف اقدامات کے تحت 3۔ ارب ڈالر کی چینی مصنوعات پر سو فیصد انتقامی محصول عائد کیا جائے گا۔ یہ محصولات 15۔ جون سے نافذ العمل ہوں گے۔ ان محصولات سے چین کی سرکاری اور فوجی صنعتیں متاثر ہوں گی۔ انتقامی محصولات کی زد میں آنے والی مصنوعات کی فہرست ایک ہفتہ بعد شائع کر دی جائے گی۔ ان اقدامات کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ چین گزشتہ سال کے معاہدے کی پابندی نہیں کر رہا۔ جس کے تحت اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امریکی کمپیوٹر پروگراموں میوزک اور موویز کی بلا اجازت تیاری کو چین میں روکے۔ امریکی حکام یہ دعوے کر رہے ہیں کہ چین کی طرف سے کاپی رائٹ کے عالمی قوانین کی خلاف ورزی سے امریکی صنعتوں کو سالانہ دو ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔

چین کے خلاف ان اقتصادی پابندیوں کا فیصلہ صدر کلنٹن نے خارجہ پالیسی اور اقتصادی مشیروں کے ایک اعلیٰ ترین اجلاس میں کیا۔ جس میں وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر وزیر دفاع ولیم پیری، چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف جان شیلی کیشو بل نے شرکت کی۔ چین پر ان پابندیوں کے علاوہ امریکی وزیر خارجہ مزید علیحدہ پابندیوں کے نفاذ کا بھی سوچ رہے ہیں۔ یہ پابندیاں چین پر پاکستان کے ساتھ ایٹمی تعاون کے جرم میں لگائی جائیں گی۔ امریکی حکام کی رائے میں چین کے ساتھ امریکی تعلقات بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کوئی ایسی حکمت عملی پیش نظر نہیں ہے کہ جس سے چین امریکہ تعلقات کی کشیدگی کو ختم کیا جاسکے۔

ان چین مخالف اقدامات پر عمل درآمد یقینی نظر آتا ہے۔ صدر کے اقدامات کی تائید وائٹ ہاؤس کے ڈیوڈ جانسن نے کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن نے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ اگر چین نے تعاون نہ کیا تو ان اقدامات پر عمل درآمد ہو گا۔

سرد جنگ کے اختتام کے بعد امریکہ کا یہ پہلا چین مخالف اقدام نہیں ہے۔ چین تائیوان چپقلش میں امریکہ کی تائیوان کی طرفداری، حالیہ امریکہ جاپان معاہدہ، چین کی قیادت کو بین الاقوامی اداروں میں انسانی بنیادی حقوق کے سوال پر رسوا کرنا، ایوان نمائندگان کے سپیکر نیوٹ گینگرچ کی تائیوان کو خود مختار ملک تسلیم کرنے کی تجویز، ایشیائی قیادتوں کو اکسانا کہ وہ چین کے خلاف فوجی محاصرہ میں شامل ہو جائیں۔ اور چین کی کمزوری یعنی تبت کے مسئلہ کو بار بار اچھالنا، وغیرہ کئی اقدامات ایسے آئے ہیں جو چین کے مخالف امریکی اقدمات کا واضح ثبوت ہیں۔

ان تمام اقدامات کا ایک ہی مقصد ہے کہ چین اپنی داخلی و خارجی پالیسیوں میں امریکہ کا علاقائی اور عالمی گماشتہ بن جائے۔ شمالی کوریا کے خلاف امریکہ کو اپنی من مانی کرنے دے۔ تائیوان پر اپنی حاکمیت سے دست بردار ہو جائے۔ تبت کو امریکی کالونی بن جانے دے۔ ایٹمی پالیسی کے معاملات پر امریکی پالیسی کی حمایت کرے۔ امریکہ کی ناپسندیدہ حکومتوں کے ساتھ فوجی تعاون نہ کرے۔ داخلی سطح پر امریکی کمپنیوں کو چین کو لوٹنے کی کھلی اجازت دے دے۔

دوسرے الفاظ میں مختصر یہ کہ چین اپنی داخلی اور خارجی پالیسیوں میں امریکہ کی تابعداری اختیار کرلے ورنہ چین کی قیادت آئے دن کسی نہ کسی امریکی چین مخالف اقدام کا سامنا کرتی رہے گی۔

ان حالات میں چین کے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ امریکی کی ماتحتی اختیار کرلے۔ اور

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل 30- دسمبر 1959ء

قائد اعظم کے یوم ولادت پر

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں کامیاب تقریبات

آنریبل جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کا جلسہ سے خطاب

قائد اعظم کے یوم ولادت کے سلسلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے یہ ہفتہ خاص اہتمام سے منایا۔ جس میں ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں اور اہالیان ربوہ نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اس سلسلہ میں فٹ بال ٹورنامنٹ ۔ وقار عمل۔ ڈرائنگ کے کام کی نمائش اور قائد اعظم کے سوانح پر تقریری مقابلہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

فٹ بال ٹورنامنٹ ہفتہ قائد اعظم کے سلسلہ میں 22 دسمبر سے فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ جامعہ احمدیہ سٹی کلب اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ ٹورنامنٹ کا انتظام ایک سب کمیٹی کے سپرد تھا۔ سکول فٹ بال ٹیم کے انچارج سید سعادت علی شاہ صاحب اس کے سیکرٹری تھے۔

تمام ٹیموں نے ذوق و شوق اور اہتمام سے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کر کے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ آخری کامیابی تعلیم الاسلام کالج کے حصہ میں آئی۔ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں جن دوستوں نے خاص طور پر دلچسپی اور عملی تعاون کا اظہار کیا ان میں چوہدری فضل داد صاحب۔ مکرم ثاقب صاحب انچارج کالج ٹیم۔ مولوی مقبول احمد صاحب انچارج ٹیم جامعہ احمدیہ اور کالج ٹیم کے کپتان ابوبکر صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

وقار عمل ہفتہ قائد اعظم کی ایک شق وقار عمل بھی تھا چنانچہ وقار عمل باقاعدگی سے منایا جاتا رہا۔

ڈرائنگ طلبہ نے اس ہفتہ قائد اعظم سے متعلق ڈرائنگ کا کام گہری دلچسپی اور شوق سے کیا۔

تقریری مقابلہ اس ہفتہ سے متعلق پروگرام کا ایک ضروری حصہ قائد اعظم کی سوانح پر تقریری مقابلہ کا انعقاد تھا جو مورخہ 26 دسمبر کو ہوا۔ اس مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے مقررین شامل ہوئے۔ تقاریر کا معیار خاصہ بلند تھا۔

اس تقریری مقابلہ (جس میں طلباء کے علاوہ بہت سے معزز مہمان بھی شامل تھے) کی صدارت محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے فرمائی۔ اور محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر مال اور ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر پی۔ ایچ ڈی اور پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم اے نے ججز فرائض سرانجام دیئے۔

اس مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء جاوید احمد اور سیف الرحمان اول اور دوم رہے اور تعلیم الاسلام کالج کے لطیف انور سوم رہے۔ خوش قسمتی سے اس موقع پر محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ لاہور بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے بھی قائد اعظم کی سوانح پر نہایت دل کش پیرایہ میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور حاضرین کو ان کی خوبیوں کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

تقسیم انعامات تقریری مقابلہ کے نتیجہ کے اعلان کے بعد مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے اعزاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اس سکول کو قائد اعظم کی یاد منانے کی تقاریب کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

سب سے پہلے فٹ بال کی مختلف ٹیموں کے بہترین کھلاڑیوں کو انعامات دیئے گئے۔ چنانچہ جامعہ احمدیہ کے محی الدین اور عبدالکریم۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نذیر احمد سٹی کلب کے محمود احمد میرپوری اور تعلیم الاسلام کالج کے ابوبکر نے بہترین کھلاڑی ہونے کی وجہ سے انعامات حاصل کئے ان کے بعد فٹ بال ٹورنامنٹ جیتنے والی تعلیم الاسلام کالج ٹیم کو انعامات تقسیم کئے گئے پھر تقریری مقابلہ میں اول آنے والے جاوید احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دوم سیف الرحمان تعلیم الاسلام ہائی سکول اور سوم لطیف انور تعلیم الاسلام کالج نے انعامات حاصل کئے۔

بعد ازاں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے قائد اعظم کے ہفتہ کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے سکول کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں کی اس دلچسپی کا ذکر کیا جو انہوں نے اس تقریب میں لی۔ اور ان معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو بڑی تعداد میں اس آخری جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ آخر میں دعا کے بعد ہفتہ قائد اعظم بخیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

کو جائز قرار دیتی ہے......... البتہ مذہبی لوگوں کے خلاف طاغوتی طاقتیں ضرور آمادہ فساد رہتی ہیں تاکہ ان کی سفلی خواہشات پوری ہو سکیں لیکن ظاہر ہے کہ حق کو اس لئے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ اس کی وجہ سے باطل کو فتنہ آرائی کا موقع ملتا ہے۔ باقی رہیں وہ جنگیں جو وقتاً فوقتاً بانیان مذاہب کو کرنا پڑی ہیں تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ جنگیں یا تو دفاعی نوعیت کی تھیں یا قیام امن کے لئے یا مظلوموں کو ان کا حق دلانے کے لئے کی گئی تھیں...... اگر بعض لوگوں نے مذہب کا نام لے کر اپنے ذاتی مفاد کے لئے جنگیں کی ہیں تو ان کی وجہ سے بھی مذہب پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا بلکہ ان لوگوں کا جرم ثابت ہوتا ہے کہ جنہوں نے مذہب کا استحصال کیا...... اگر مذہب کے نام پر چند خود غرض لوگوں کا جنگ کرنا قابل نفرت فعل ہے اور بقول ان کے یہ بات ان کو ترک مذہب پر مجبور کرتی ہے تو کیا آئے دن جنگیں دنیا داروں کے درمیان محض دنیوی مفادات کی خاطر ہوتی رہتی ہیں وہ ان کی وجہ سے دنیا چھوڑ دیں گے۔"

اس سلسلہ میں بعض اور دلچسپ و لطیف جوابات دینے کے بعد آپ بطور خلاصہ یا نتیجہ تحریر فرماتے ہیں۔

"الغرض عقل کی ملمع کاریوں سے کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں جب بھی امن قائم ہوا مذہب کے ذریعہ قائم ہو گا۔"

مذہب کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ مذہبی احکام کی ہرگز یہ غرض نہیں کہ انسان کے طبعی جذبات کو کچل دیا جاوے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ طبعی جذبات کو نقطہ اعتدال پر لا کر انسان کو حقیقی انسان بنایا جاوے۔ ایسا انسان کہ جو خالق کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو اور مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو اور نفس کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہو" اسی ضمن میں آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانی زندگی کا معاشی پہلو بھی بہت اہم ہے لیکن اس کا اخلاقی پہلو اس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اخلاقی اقدار کے تحفظ کے بغیر دنیا کی آبادی کا تحفظ ممکن نہیں ذرا تصور تو کیجئے کہ اگر سب لوگ ایک دوسرے کو دھوکا دینے لگ جائیں یا ایک دوسرے کو لوٹنا شروع کر دیں...... تو کیا یہ دنیا چند گھنٹے بھی آباد رہ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس مذہب کا یہ کارنامہ کوئی کم اہمیت نہیں رکھتا کہ اس نے اہل عالم کو زندگی بسر کرنے کا چلن سکھایا اور انہیں اخلاقی ضابطوں سے آگاہ کیا اور بہائم کی سطح سے بلند کر کے ان کو مہذب انسان بنایا ورنہ محض قانون کے ذریعہ سے انسان ہر قسم کے جرائم سے نہیں بچ سکتا تھا۔"

توحید کی تعریف بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے۔

"توحید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی کو واحد یعنی ایک اور وحید یعنی یگانہ سمجھنے کے ہیں اور مذہبی اصطلاح میں توحید کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اور وہ ان معنوں میں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات اور اس کے افعال اور اس کے ہر مرتبہ الوہیت میں واحد لاشریک مانا جائے۔ احد اور واحد اور وحید جو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں وہ اپنے اشتقاق کے لحاظ سے لفظ توحید ہی سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے مفہوم اور معنی کے لحاظ سے توحید کی صحیح تعریف اور کامل معرفت کے لئے بنیادی حیثیت کے حامل ہیں۔"

اس کتاب میں توحید کے دلائل۔ شرک کے نقصانات۔ توحید کے مدارج۔ دہریت کا رد معرفت الٰہیہ کے مدارج۔ حصول معرفت کے طریق کے علاوہ اور بہت سے اہم عناوین پر عارفانہ بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کی افادیت و دلچسپی کے لئے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی تصنیف ہے۔

بقیہ صفحہ 5

حجاج اے سعید تم نے اپنے لئے موت کی جو صورت چاہو پسند کر لو۔

سعید حجاج تمہیں آخرت میں اپنے لئے قتل کی جو صورت پسند ہے وہی اختیار کر۔

حجاج تو کیا تم چاہتے ہو میں تمہیں معاف کر دوں؟

سعید اگر معاف کرو گے تو یہ معافی میرے رب کی طرف سے ہو گی۔ تم نہ اس سے بری الذمہ ہو گے نہ تمہارا کوئی اعتذار قبول ہو گا۔

حجاج نے حکم دیا اسے لے جاؤ اور قتل کر دو"

سعید یہ سن کر ہنس پڑے حجاج نے ہنسنے کی وجہ پوچھی فرمایا اللہ کے مقابلہ پر تمہاری جسارت' اور تمہارے مقابلے پر اللہ کے حلم کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھا اور کہا۔

اے حجاج! اب روز قیامت ملاقات ہو گی۔ اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اے اللہ! میرے قتل کے بعد اسے کسی شخص کے قتل پر قادر نہ کرنا"

ایسا ہی ہوا۔ آپ کے قتل کے بعد حجاج بیمار پڑا۔ اور اسی بیماری میں اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

خالد اور منصور ایک بار حضرت خالد بن عبدالرحمان بغداد آئے تو عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے ان کو دربار میں طلب کیا۔ آپ تشریف لے آئے تو دریافت کیا۔

منصور آپ بنو امیہ کے دربار میں بھی آتے جاتے رہے ہیں۔ میری اور ان کی حکومت میں آپ کو کچھ فرق نظر آیا۔ نیز یہ بتائیے کہ بہ دوران سفر آپ نے ہمارے صوبوں کی کیا حالت دیکھی۔

خالد تمہارے افسران حکومت کے مظالم کیا انتہا نہیں ہے بنو امیہ کے زمانے کا کوئی ظلم ایسا نہیں ہے جسے میں نے تمہارے عہد حکومت میں نہ دیکھا ہو۔

منصور نے یہ سن کر شرم سے گردن جھکالی۔ کچھ دیر بعد سر اٹھایا تو کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اچھے افسر ملتے ہی نہیں۔

حضرت خالد نے فرمایا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے کہ حاکم ایک بازار ہے جس میں وہی مال آتا ہے جو اس میں چلتا ہے۔ اگر وہ نیک ہو تو مقربین اس کے پاس نیکوں کو لاتے ہیں اور اگر بدکار ہو تو لوگ اس کی خدمت میں بدکاروں کو پیش کرتے ہیں۔

(لاہور-4- مئی 1996ء)

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد سرور صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم شیر محمد صاحب)

مکرم محمد سرور صاحب وغیرہ ورثاء مکرم شیر محمد صاحب ساکن 30/21 دار العلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم شیر محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان 32/21 واقعہ محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ برقبہ 10 مرلے درخواست دہندگان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم محمد سرور صاحب (بیٹا)

2- مکرم اللہ دتہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

مخلصین کی قربانی

○ "جہاں تک تحریک جدید کے کاموں کو چلانے کا کام ہے جماعت نے اس معاملہ میں بے نظیر قربانی پیش کی ہے اور ہر قربانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ مخلصین کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو کہ پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالغفور صاحب عزیز آباد کراچی وصیت نمبر 22235 کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔ برائے مہربانی موصیہ خود پڑھے یا ان کے عزیز و اقارب کو اس کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ہے۔ بلکہ پنجابی میں تو ایک محاورہ بھی بنا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ فلاں کیا میرا "چاچا" لگتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ہمدردی کی حد چچا تک ہی ہے۔ اس کے آگے نہیں، لیکن یہ کوتاہی اتنی بڑی کوتاہی ہے کہ انسان کو انسانیت سے گرا دیتی ہے۔ انسانی دل دل نہیں کہلا سکتا۔ جب تک کہ اس میں بنی نوع کی ہمدردی نہ ہو۔ ہمدردی کے بغیر انسان انسان نہیں رہتا۔ بلکہ حیوان کے درجہ پر آتا ہے۔

از خطبہ 30- جولائی 1920ء)

بقیہ صفحہ 6

روس کی طرح امریکی مفادات کا علم بردار بن جائے۔ یا یہ کہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنی تجارت کو قربان کر کے اپنی آزادی اور خود مختاری کی راہ پر چلتا رہے۔ قرائن بتاتے ہیں کہ چین نے امریکی تجارت کی قربانی دینے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ اس لئے اس کا فرانس کے ساتھ حالیہ ایک ارب ڈالر سے زیادہ کا تجارت کا معاہدہ ایک اہم قدم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی نے صوبہ سرحد کے لیڈر اور اے این پی کے رہبر خان عبدالولی خان کے خلاف قرارداد مذمت منظور کر لی اس میں کہا گیا ہے کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی شان میں گستاخی کرنے پر ولی خان کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا جائے۔ اور ان کی پارٹی پر سیاسی عمل میں حصہ لینے پر پابندی عائد کی جائے۔ اپوزیشن نے اس قرارداد کی مخالفت کی اور قرارداد پیش ہونے پر واک آؤٹ کر گئی۔ قرارداد کے محرک وصی ظفر نے کہا کہ ولی خان نے قائداعظم کو انگریزوں کا پٹھو قرار دیا اور کہا کہ پاکستان انگریز نے بنایا تھا۔ مسلم لیگ بھی انگریز کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ تمام باتیں ملک دشمن اور غدارانہ ذہن کی عکاسی کرتی ہیں۔ سپیکر نے قواعد و ضوابط کو نرم کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن اس کو پیش کرنے کی اجازت دی۔ اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا کہ اخباری بیان کی تصدیق سے قبل قرارداد پیش نہ کی جائے۔ صوبوں میں پہلے ہی کشیدگی ہے۔ ایسی کارروائی سے کشیدگی مزید بڑھے گی۔ کالا باغ ڈیم جیسے اہم منصوبے میں بھی تاخیر ہو سکتی ہے۔

○ مسٹر پرویز الٰہی نے بعد ازاں اپنے چیمبر میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم ولی خان کے ریمارکس کی تصدیق چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو قرارداد متفقہ طور پر لائی جانی چاہئے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے اس فیصلے سے وفاقی حکومت اور آزاد کشمیر کی حکومت میں صدارتی انتخابات کے حوالے سے جاری کشمکش اور سرد جنگ میں اضافہ ہو جائے گا۔ آئین کے مطابق اب ایک ماہ کے اندر نئے صدر کا انتخاب کرانا ہو گا۔ وفاقی حکومت چاہتی تھی کہ نئے صدر کا انتخاب نئی منتخب اسمبلی کرے۔ صدر سردار سکندر حیات کے عہدے کی مدت جون میں ختم ہو رہی ہے اور نئے عام انتخابات جولائی میں متوقع ہیں۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ ہم مڈٹرم انتخابات نہیں چاہتے۔ حکومت کو اپنی مدت پوری کرنی چاہئے۔ حکمران عوام کی کمائی پر عیاشی کر رہے ہیں۔ عوام کو مایوسی میں گھرا دیکھ کر سیاست میں آنے کا فیصلہ کیا احتساب کے بغیر کرپشن کا خاتمہ ممکن نہیں۔ حکمران طبقے کا لوٹ مار کے بغیر پیٹ نہیں بھرتا۔ خوفناک آمریت جمہوریت کی آڑ میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد عدلیہ کے بغیر انصاف ممکن نہیں۔ مجھے کسی نے کنٹرول میں نہیں رکھا۔ اس کی ضرورت انہیں پڑتی ہے جو بیساکھیوں کے سہارے چلتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم شخصیت پرستی کی بجائے اداروں پر یقین رکھتے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو 18- مئی کو گلگت کے مقام پر شاہراہ قراقرم کے توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھیں گی۔

○ مسلم لیگ (ن) سندھ کے صدر سید غوث علی شاہ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے وہ شہباز شریف کی تنقید پر ناراض ہو گئے تھے۔ پارٹی قیادت تین ہفتے گزر جانے کے باوجود استعفے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکی۔

○ سپاہ صحابہ نے اپنے مطالبات پورے نہ ہونے پر حکومت سے علیحدگی کی دھمکی دے دی ہے۔

○ آزاد کشمیر کے مستعفی ہونے والے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے میں وفاقی حکومت کے دباؤ میں تھا اس دباؤ سے نکلنے کے لئے میں نے استعفیٰ دیا اب میں خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں آئندہ صدارتی انتخاب لڑوں گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ میں نے نواز شریف کو مشورہ دیا تھا کہ وہ فوج کے دباؤ پر استعفیٰ نہ دیں۔ انہوں نے ایک عرب اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ جتوئی کے کمرے میں آلات لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے مولانا سمیع الحق کی قابل اعتراض تصاویر کی اشاعت روک دی تھی۔ نواز شریف نے زرداری کو رہا کیا تو اسحاق خان برہم ہو گئے ہمارے دور میں بے نظیر کو اپنے قیدی خاوند سے ہوٹلوں تک میں ملنے کی اجازت تھی۔ مجھے گرفتار کیا گیا تو میرے خاندان والوں کو مجھ سے ملنے نہیں دیا گیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ پولیس ایکٹ پرانا قانون ہے۔ اس پر نظرثانی ہونی چاہئے۔ سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا کہ اپوزیشن سمیت پنجاب اسمبلی کے تمام اراکین فوجداری قانون اور پولیس مینوئل کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کریں۔ تاکہ اتفاق رائے سے ترامیم کی جا سکیں۔

○ بھارت میں لوک سبھا میں رکن پارلیمنٹ منتخب ہو جانے کے بعد ڈاکوؤں کی سابق ملکہ پھولن دیوی نے کہا ہے کہ میں پاکستان کے بارے میں اتنا ہی جانتی ہوں کہ وہاں بے نظیر پر ظلم ہوا۔ امید ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کا بدلہ لے لیا ہو گا۔ کشمیر کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کشمیر پر منہ نہ کھلواؤ۔ اونچی ذات والے مجھے پاکستان کا ایجنٹ قرار دے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک پر اونچی ذات کے ہندوؤں کا قبضہ ہے پہلے انگریز ظلم کرتا تھا اب ٹھاکر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لگتا ہے اونچی ذات والے مجھے قتل کرا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بی جے پی کو حکومت بنانے سے روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں لوک سبھا میں بتاؤں گی کہ ڈاکو میں نہیں بلکہ اونچی ذات والے ہندو ہیں۔

○ بیوروکریسی کا احتساب کرنے کے لئے حکومتی اور اپوزیشن ارکان پر مشتمل کمیشن بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی میں دونوں طرف کے ارکان کرپٹ بیوروکریسی کے خلاف متحد ہو گئے۔ ارکان کے اجلاس کے اوقات میں تین بار توسیع کی گئی۔

○ عدلیہ کے نااہل ججوں کی علیحدگی کے لئے صدر کو حتمی سفارشات پیش کر دی گئی ہیں۔ فاضل ججوں کو نکالنے کا عمل 15- مئی تک مکمل ہو جانا چاہئے۔ لاہور ہائی کورٹ کے سینئر جج نے صدر کو چیف جسٹس صاحبان کے اجلاس کے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ 11- جج صاحبان ایسے ہیں جو بطور وکیل سرگرم پریکٹس کا 10 سالہ تجربہ نہیں رکھتے۔

○ 41 علماء کرام کے سرگودھا میں داخلہ پر دو ماہ کے لئے پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارت میں حکومت کانگریس کی ہو یا جنتا پارٹی کی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات کا سلسلہ بحال ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں دہشت گردی پر قابو پا لیا گیا ہے۔

○ ایک برطانوی اخبار نے تبصرہ کیا ہے کہ حالیہ انتخابات کے نتیجے میں بھارت کئی ٹکڑوں میں بٹ سکتا ہے۔

○ بھارت میں حکومت سازی کے لئے جوڑ توڑ عروج پر پہنچ گیا ہے۔ صدر کا کردار اب بہت اہم ہو گیا ہے۔ بھارتی صدر کو ایک ہفتے میں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ پہلے کس پارٹی کو حکومت بنانے کی دعوت دیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سربراہ کے ایل ایڈوانی نے کہا ہے کہ جنتا دل اور بائیں بازو والے عوام کے فیصلہ کو چالبازی سے مسخ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جنتا دل اور بائیں بازو کی حکومت بنی تو نچلی ذات کے ہندو پہلی بار اہم کردار ادا کریں گے۔ وی پی سنگھ کا نام بطور وزیراعظم نمایاں ہو رہا ہے۔ جیوتی باسو نے وزیراعظم بننے سے انکار کر دیا ہے۔

○ بھارت کے انتخابات میں بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو 186 سیٹیں۔ اندرا کانگرس کو 136' جنتا دل اور بائیں بازو کو 111 سیٹیں حاصل ہوئی۔ 537 میں سے 533 کے نتائج مکمل ہو چکے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید نے کہا ہے کہ بم دھماکوں کے بعد خدشہ ہے کہ کوئی سیاسی دھماکہ نہ ہو جائے۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات کے خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں۔
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون دوکان: 649 گھر: 212300

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

گیس اور معدہ کی جلن
روزمرہ کی تکالیف ہیں مگر آئندہ بڑی بیماریوں کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔ معدہ کی جلن تیزابیت کو HEART BURN CURE اور پیٹ کی گیس اپھارہ کو FLATULENCE CURE فوری اور مستقل شفا دیتی ہیں۔ معدہ کی جلن، گیس، اسہال، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی وغیرہ میں DIGESTIN TAB فوری اور موثر شفاء دیتی ہے۔
قیمت فی دوا 20/- لٹریچر مفت بذریعہ ڈاک 2/- کے ٹکٹ ارسال کریں۔
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

تریاق معدہ
خرابی ہضم کا موثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ